نقشِ آغاز

اوجڑی کیمپ راولپنڈی کا اندوہناک حادثہ، فاجعہ ملکی اور قومی پریس میں مسلسل موضوعِ زیرِ بحث بنا رہا، قائد جمعیۃ مولانا سمیع الحق مدظلہ نے ۱۲ اپریل ۱۹۸۸ء کو ایوانِ بالا سینیٹ کے اجلاس سے اس موضوع پر علمی و دینی، اخلاقی وسیاسی اور شرعی نقطۂ نظر سے خطاب فرمایا جو اُس وقت کی مسلم لیگ حکومت اور اس کے فوجی حکمران صدر ضیاء الحق اور پوری قوم کے اربابِ بسط وکشاد کے لیے تازیانۂ عبرت اور مستقبل کے فکر وعمل کی مؤثر دعوت ہے۔ اسکی افادیت کے پیشِ نظر ہم اسے ذیل میں سینٹ سیکرٹریٹ کی رپوٹ سے من وعن نقل کرکے نذرِ قارئین کر رہے ہیں، خدا کرے کہ ملکی اور قومی سطح پر اس کے دُوررس نتائج اور مفید ثمرات حاصل ہوں۔ (عبدالقیوم حقانی)

مولانا سمیع الحق | جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینٹ کا حالیہ اجلاس قومی اور فوری نوعیت کے حسب ذیل معاملہ پر بحث کرنے کے لیے ملتوی کیا جائے۔ راولپنڈی میں دھماکوں سے تباہی کی صورتحال اور اس کے اسباب کو زیرِ غور لایا جائے۔

مولانا سمیع الحق | جناب چیئرمین! پہلے مجھے موقع دے دیں، میں نے ایک تقریب میں جانا ہے۔

مولانا سمیع الحق | میں نے اس تقریب کے سلسلے میں اپنے تمام ساتھیوں کو بھی دعوت دی ہے اور ان سے بھی میری درخواست ہے کہ اس دعوت میں شریک ہوں (یعنی سینیٹر حضرات)۔ (۱۲ اپریل کو سات جماعتی افغان اتحاد کے قائدین کو مولانا سمیع الحق کی جانب سے استقبالیہ کی تقریب تھی)

مولانا سمیع الحق | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! یہ ایک بدترین المناک سانحہ ہے جو قیامتِ صغریٰ سے کم نہیں ہے۔ اس پر پاکستان بلکہ دنیا بھر کے مسلمان خون کے آنسو رو رہے ہیں، اور — آسمان را حق بود گر خوں ببارد بر زمین۔ ایک قسم کی وہ کیفیت سامنے آئی ہے۔ بظاہر یہ ایک حادثہ ہے اور رات جناب صدر صاحب نے بظاہر پریس کانفرنس میں یہ کہا کہ حادثہ وہی ہوتا ہے جس کے اسباب معلوم

نہ ہوں۔ تو ہم بحیثیت مسلمان قوم کے ظاہری اسباب کا بھی تجزیہ کریں گے اور معنوی اسباب بھی اللہ اور اس کے رسولؐ نے ہر معاملے میں بیان کئے ہیں۔ قرآن مجید میں بار بار کہا گیا ہے کہ جو بھی حادثات، تکلیف، مصیبت اور انقلاب آتا ہے اس کے کچھ محرکات اور عوامل ہوتے ہیں اور تکلیف و مصیبت جو بھی آتی ہے اس میں اللہ کی طرف سے ایک تنبیہ بھی ہوتی ہے۔ اللہ کی طرف سے یہ ایک نمونۂ عذاب سامنے آیا اور بڑی سے بڑی طاقت والے مقامات بھی اس حادثہ کی زد سے بچ نہیں سکے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے ہمیں تنبیہ کی کہ کسی وقت بھی میری گرفت آپ کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔ ہمیں بحیثیت مسلمان ارکان اسمبلی اس صورتحال کو بھی سامنے رکھنا چاہیئے۔ ہم جب اللہ تعالیٰ کی منشاء اور مرضی کے خلاف اس سے منہ موڑیں گے اور اللہ کے غضب کو دعوت دیں گے تو ایسے حادثات ظہور میں آئیں گے۔ بحیثیت مجموعی ہم نے اپنا رخ صحیح سمت سے موڑ لیا ہے اور اللہ کی طرف سے یہ تعزیرات اور تنبیہی کوڑے مسلسل پاکستان پر مختلف شکلوں میں آ رہے ہیں اگر ہم نے اس نقطۂ نظر پر غور نہ کیا تو یہ سارا مسئلہ رائیگاں جائے گا اور بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے۔

جناب! آپ خود دیکھیں کہ پوری قوم کا رُخ کس سمت پر موڑا جا رہا ہے۔ اسی رات قوم کے اہم لوگوں نے لیاقت جمنازیم میں دنیا کے فنکاروں کو جمع کیا اور طاؤس و رباب اور رقص و سرود میں ساری رات گذاری تھی اور ایسی افسوسناک صورت تھی کہ کل اخبار میں تھا کہ انتظامیہ کے سارے اہم حکام اس میں تھے۔ لوگ پوسٹمارٹموں کے لیے عام معمول کے کمشنر سے جو منظوری لیتے ہیں، اُن کو وہاں سے لاشوں کو اٹھانا مشکل تھا۔ یہ حادثہ سے پہلے کی رات جو اتفاقیہ اموات تھیں وہاں انتظامیہ کا کوئی ذمہ دار افسر نہیں تھا سرٹیفکیٹ دینے کے لیے کہ لوگ بغیر پوسٹ مارٹم کے لے جا سکتے ہیں۔ کل اخبار میں تھا کہ کتنے لوگوں کو تکلیف ہوئی۔ پوری قوم طاؤس و رباب اور چنگ و رباب میں لگی ہوئی تھی — آپ خود سوچئے کہ ایک ایکٹر آیا ہے، بھارت کا فلمی ایکٹر ہے۔ وزیر اعظم، صدر مملکت اور تمام حکام اور سربراہ اس کے آگے پیچھے پھر رہے ہیں، اس کو دعوتیں دے رہے ہیں، استقبالیے ہو رہے ہیں۔ کیا کبھی ایسا ہو سکتا ہے کہ پاکستان کا کوئی ایکٹر بھارت جائے تو اس کی اتنی پذیرائی، اتنی فراخدلی اور اتنے کھلے دل سے راجیو گاندھی یا اندرا گاندھی استقبال کر سکتے ہیں؟ جیسے عالم اسلام کا بہت بڑا خالد بن ولید یا طارق بن زیاد آیا ہو کہ پوری قوم اس کی پذیرائی میں لگی ہوئی ہے، اور ساری رات ہم وہاں بھی اللہ کے غضب کو دعوت دیتے رہے۔ یہ مولویانہ بات نہیں ہے بلکہ ہم سب بحیثیت مسلمان قرآن اور اللہ کے احکام سے واقف ہیں۔ ع شمشیر و سناں اوّل طاؤس و رباب آخر جب طاؤس و رباب اور کھیل کود میں ساری قوم لگ جائے تو پھر بلاوجہ یہ سب کچھ نہیں ہوتا، یہ تو اللہ کی رحمت اور

اس کا کرم ہے کہ ہمیں تھپیڑ تو دیتا ہے ہلاک نہیں کرتا۔ یعنی ایک لاکھ تک بم اور میزائل پڑے ہوئے ہیں اور اکثر نہیں پھٹے ہیں جو پھٹ بھی گئے ہیں تو نقصان کم ہوا ہے، یہ اللہ کی طرف سے ایک تازیانہ تھا ورنہ میں کہتا ہوں کہ اتنے بڑے حادثے میں ہزاروں افراد بھی ہلاک ہو جاتے تو کم تھا، اللہ کی رحمت تو ہمارے شاملِ حال ہے لیکن ہم اس کا شکریہ ادا نہیں کرتے۔

یہاں دارالخلافہ ہے، حساس ایریا ہے اور پھر اس کے ساتھ ہمارا ایٹمی پلانٹ کا منصوبہ بھی ہے تو ایسی بے احتیاطیاں اگر ظاہری طور پر ہوئی ہیں تو اس کا پورا جائزہ لینا چاہیئے ورنہ خدانخواستہ کہوٹہ اور ایٹمی ری ایکٹر بھی اس کی زد میں اگر کہیں آجاتا اور کئی میزائل وہاں بھی اثر انداز ہو سکتے تھے۔ تو اس میں بہرحال کچھ نہ کچھ غفلت اور کوتاہی تو ہے۔ اتنا بڑا ذخیرہ کسی جگہ ہو اور اس کے لیے حفاظتی تدابیر کما حقہ نہ ہوں تو یہ پوری قوم کے لیے، ملک کے لیے خطرے کی گھنٹی ہے۔ ایسے ڈپو صوبہ سرحد میں بہت زیادہ ہیں، پشاور میں ہیں، حیات آباد میں ہیں، کوہاٹ میں ہیں، بنوں میں ہیں، ہمارے نوشہرہ میں بہت بڑا ایمونیشن ڈپو ہے، تو وہاں بھی فوری طور پر احتیاطی اقدامات کرنے چاہئیں اور جو آباد اور گنجان علاقوں میں ہیں وہاں سے ان کو منتقل کیا جائے۔ اور اگر اس میں کوئی تخریب کاری ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس امکان کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے، اس وقت بھارت اور امریکہ اور روس وہ سب مل کر تقریباً ایک پریشر ہم پر ڈالنا چاہتے ہیں اور ہمیں اپنی مرضی کے مطابق چلانا چاہتے ہیں ـــــ عالمی پالیسیوں میں تبدیلی آئی ہے اور وہ ہمیں مجبور کرنا چاہتے ہیں کہ ہم ان کی مرضی کے مطابق فیصلے کریں، یہ بھی اس کی ایک کڑی ہو سکتی ہے کہ شاید ہمارے اس عظیم کاز کو جو افغان مجاہدین کے ساتھ ہماری وابستگی ہے اور جہاد اس کو کہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہو۔ تو یہ ساری صورتحال اس معاملے میں پوری طرح یعنی زیرِ غور لانا چاہیئے۔ میں اس تجویز سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ یہ چونکہ فوج کی ذمہ داری تھی اور اس کا تعلق وزارتِ دفاع سے تھا، تو اس کی تحقیقات فوج سے نہ کرائی جائے بلکہ سپریم کورٹ کے ججوں کی ایک کمیٹی بنائی جائے کہ وہ اس معاملے کی تحقیقات کریں اور بہرحال ہم اس غم میں پوری قوم کے ساتھ شریک ہیں دکھ میں شریک ہیں اور تمام جو شہید ہونے والے افراد ہیں انکو اللہ تعالیٰ عظیم درجات سے نوازے اور انکے پسماندگان جو ہیں انکی مصیبتیں اللہ تعالیٰ دور فرمادے اور جو بے گھر ہو چکے ہیں، جن کے اعضاء ختم ہو چکے ہیں حکومت کو چاہیئے کہ اس پر فوری توجہ دے اور ہنگامی حالات کی بنیاد پر ان کو امداد فراہم کی جائے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان میں شیعہ سُنّی مسئلہ پر تحریک التواء اور تقریر

مولانا سمیع الحق | جناب چیئرمین صاحب! میں بھی اس معاملہ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ حکومت ایک